تبصرہ کتب

کتاب: تلاش اللہ: ماورا کا تعین*

مصنف: عکسی مفتی

پبلشر: الفیصل

اشاعت: ۲۰۱۲ء

صفحات: ۵۳۱

قیمت: ۱۲۰۰ روپے

تبصرہ نگار: فرح گل بقائی**

ہر دور میں انسان خدا تعالیٰ کو ڈھونڈتا رہا ہر زمانے کی اپنی دریافتیں وجود میں آتیں ہیں علم کے نئے پیمانے کھُلتے ہیں اُس دور کا آدمی اُن سے لبریز ہوتا ہے اور وہ اللہ کو علم کی بنیادوں میں سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اپنی محدود دانش سے اِس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ کوئی ہے جو انرجی طاقت کا بے پناہ سمندر اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ ایٹم کی تخلیق سے لے کر علم کے ہر میدان میں ایک طاقت ہے۔ جو کائنات ہر ذرے میں کارفرما ہے۔ ایک ادنیٰ سے وجود سے لے کر قوی ہیکل حیات تک ہر ایک شکل کے اندر ایک روح ایک انرجی ہے جسے کوئی ناپ نہیں سکتا۔ دیکھ نہیں سکتا۔ اِس پر تجربات نہیں کر سکتا۔ صرف اِس وجود کا اقرار کر سکتا ہے۔ جو ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔

اِسی لیے عکسی مفتی نے اپنی کتاب کا نام *تلاش اللہ: ماورا کا تعین* رکھا ہے۔ اِس کتاب کی اچھی بات یہ ہے کہ عکسی مفتی نے ریسرچ کے طریقے کو اپنایا اُن کتابوں سے استفادہ حاصل کیا ہے جو یورپ میں خدا کے حوالے سے لکھی گئی ہیں اور جگہ جگہ اُن کے حوالے بھی دیئے ہیں۔

پھر اللہ کے ناموں کو بڑی خوبصورت سے ایک لڑی میں پرو کر روشنی کی مختلف رنگوں اور

---

* ''تلاش، عکسی مفتی کی انگریزی کی کتاب ''اللہ'' کا اُردو ترجمہ ہے اِسے نجیب عارف نے اُردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ یہ دراصل عکسی مفتی کی پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ جو انہوں نے ۱۹۶۹ء میں پراگ چکوسلاوکیہ (Czechoslavakia) کی یونیورسٹی میں مکمل کیا تھا۔ وہ ایک عرصے تک اِس پر ریسرچ کرتے رہے۔

** سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

Wavelength سے واضح کیا ہے۔ اِس کتاب کے پڑھنے سے اللہ کی حکمیت پر اور پختہ یقین ہوتا ہے۔ لا الہ الا اللہ کا مطلب اور واضح ہوتا ہے نہیں کوئی خدا سوائے اللہ کے ''نہیں اور ہاں'' کے سلسلے کو سمجھنا حضرت ابراہیم کا اپنے وقت کے سب خداؤں سے انکار کرنا اور پھر ایک پر یقین کرنا۔

انسان جب تک اِس زمین پر موجود ہے۔ وہ ہر علم کے سمندر میں تلاش، جستجو اور کوشش میں سرگرم رہے گا۔ اُس کے ہاتھ کوئی نہ کوئی سرا آئے گا جو موجود تو تھا مگر انسان کی نظر سے اُوجھل تھا۔ انسان کے ہاتھ یہی تو سودمند مصروفیت ہے کہ وہ جاننے کی کوشش کرے جو وہ نہیں جانتا۔ اور اِس نہیں سے ہاں کے سفر میں وہ کُل کے ساتھ اپنے وجود کو محسوس کرے گا۔ مشرقی علوم کا طرہ امتیاز یہ ہی ہے کہ علم کی ہر شکل میں روح کے متلاشی رہتے ہیں اور خود کو خالق کے نزدیک کرنے کی تگ و دو میں رہتے ہیں۔ یہ ہی اُن کی اخلاقیات ہے۔ یہی علم کی معراج ہے۔

خودی میں گم ہے خدائی، تلاش کر غافل
یہی ہے تیرے لیے اب اصلاحِ کار کی راہ
حدیثِ دل کسی درویش بے کلیم سے پوچھ
خدا کرے تجھے تیرے مقام سے آگاہ
برہنہ سر ہے تو عزمِ بلند پیدا کر
یہاں فقط سرِ شاہین کے واسطہ ہے کلاہ

شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال

عکسی مفتی نے کوئی نیا کام نہیں کیا۔ انہوں نے وہی راہ اختیار کی ہے جو انسان کی ابتداء ہے۔ انسان ابتداء میں چاند، سورج، دن رات کے تسلسل سے متاثر ہو کر کسی بزرگ ہستی کو اپنے تخیل میں یہ نظام سنبھلتے دیکھتا تھا۔ موجودہ دور میں کمپیوٹر، سائنس اور میٹافزکس کے علوم کی وجہ سے یہ کام اور بھی سہل کر دیا ہے۔ عکسی مفتی کی کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ اوّل میں کوانٹم فزکس کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ اِس پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، دوئی کے پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ انسان کے اندر اور باہر کا فرق، ہر شعبہ میں دوئی کا اثر یعنی مثبت اور منفی اُس کے اثرات پھر مصنف نے انسان کے ہونے، مقصدیت اور توازن کی طرف توجہ دلائی۔ پھر انسان اور خدا کا جو آپس میں ایک رابطہ ہے وہ کیوں ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ انسان اُس رابطے کو برقرار رکھے منقطع نہ کرے۔ ''انشاء اللہ'' کی توجیح کہ انسان اُس لہر Wavelength پر آنے کی کوشش کرے۔ یعنی اللہ

کی رضا کے ساتھ راضی۔ اخلاص اور اخلاق کے بغیر انسان کی زندگی کا سفر بے معنی ہو جاتا ہے۔ بات صرف اللہ کی تلاش کی نہیں رہتی بلکہ انسان کے اپنے وجود کے ہونے، نہ ہونے اور اُس کے مقصد کو زیر توجہ لاتی ہے۔

اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے انسان کسی اور کی نہیں، خود اپنی ہی ذات کی برتر سطح کی اطاعت اختیار کرتا ہے۔ خدا کی طرف بڑھتے ہوئے انسان اپنی ہی بلندیوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔ یہی وہ اصول ہے جو انسان کے ارتقاء ترقی، تہذیب، نفاست، حُسن، عمدگی، اچھائی اور فوق البشر میں تبدیل ہو جانے کا راستہ بنتا ہے۔ یہی Know Thyself (خود کو پہچانو) کے فلسفیانہ مقولے کی اصل معنویت ہے۔ جو صدیوں سے انسان کی تگ و دو کا مرکز رہا ہے۔

اسمائے حسنیٰ انسان کو خدا کی تلاش کے لیے، زندگی کا اچھا رُخ دیکھنے اور اپنے ساتھی انسانوں میں صرف اچھائی اور نیکی تلاش کرنے کا درس دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اچھی صفات کا مالک ہے اور خود کو صرف اچھائی میں منکشف کرتا ہے۔ یہ باہمی تعامل پر مبنی چکر ہے یعنی جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ اللہ کی صفات کی ترتیب پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی اچھی اور فائدہ بخش صفات تعداد میں اس کی ضرر رساں اور اصلاحی نوعیت کی صفات سے کہیں زیادہ ہیں۔

عکسی مفتی ''لوک ورثہ'' کے بانیوں میں سے ہیں۔ وہ ایک عرصے تک اِس کے چیف ایگزیکٹو رہے عکسی مفتی نے پنجاب یونیورسٹی سے نفسیات میں ایم اے کیا اور فلسفہ میں چارلس یونیورسٹی پراگ (Prague) سے پی ایچ ڈی کی سند کے لیے مقالہ لکھا۔

اس کے علاوہ پاکستان ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لیے بہت سے پروگرام پیش کیے۔

پاکستانی کلچر اور اُس پر مختلف غیر ملکی ثقافت کے اثرات کو ایک جگہ یکجا کرنے میں عکسی مفتی نے اہم کردار ادا کیا۔